حافظ زبیر علی زئی

ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا، جائز ہے

[بعض علماء کا یہ موقف ہے کہ ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا جائز نہیں، درج ذیل مضمون ان علماء کا رد ہے۔]

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الأمین، أما بعد:

یہ بالکل صحیح ہے کہ بچہ بچی پیدا ہونے پر ساتویں دن عقیقہ کرنا مسنون ہے، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اگر ساتویں دن کسی عذر کی وجہ سے عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر چودھویں دن نہ ہو سکے تو اکیسویں دن عقیقہ کرنا آثار کی رو سے صحیح ہے اور اگر اکیسویں دن بھی موقع نہ مل سکے تو زندگی میں جب بھی موقع ملے عقیقہ کر لینا چاہئے۔

اس مسئلے کی دو دلیلیں پیشِ خدمت ہیں:

۱) امام طبرانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

" حدثنا أحمد قال: حدثنا الهيثم قال: حدثنا عبد اللّٰه عن ثمامة عن أنس: أن النبي (ﷺ) عق عن نفسه بعد ما بعث نبيًّا."

انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ بے شک نبی (ﷺ) نے نبی مبعوث ہونے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا تھا۔ (المعجم الاوسط ۱/ ۲۹۸ ح ۹۸۳ شاملہ)

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے اور یہ روایت درج ذیل کتابوں میں بھی موجود ہے:

۱: مشکل الآثار للطحاوی (۳/ ۴۶ ح ۸۸۳)

عن الحسن بن عبد اللّٰه بن منصور البالسي عن الهيثم بن جميل به .

۲: المختارۃ للضیاء المقدسی (۲/ ۳۵۱ ح ۱۸۳۳)

من حديث أبي حاتم الرازي: ثنا عمرو بن محمد الناقد: ثنا الهيثم بن جميل به .

۳: المحلی لابن حزم (۷/ ۵۲۸)

من حديث إبراهيم بن إسحاق السراج :ثنا عمرو بن محمد الناقد به .

۴: کتاب العیال لابن ابی الدنیا (ح ٦٦)

عن عمرو بن محمد الناقد به .

اب اس سند کے راویوں کی مختصر و جامع توثیق درج ذیل ہے:

۱: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی مشہور

۲: ثمامہ (بن عبداللہ) بن انس رحمہ اللہ

جمہور نے آپ کی توثیق کی ہے، اور آپ صحیح الحدیث وحسن الحدیث راوی ہیں۔

آپ کی بیان کردہ روایات صحیح بخاری (۹۴۵۳، ۱۰۱۰) وغیرہ میں موجود ہیں۔

و قال الحافظ ابن حجر العسقلاني رحمه الله : صدوق .

(تقریب التہذیب: ۸۹۴ ورمزلہ ع/ الکتب الستۃ)

نیز دیکھئے صحیح البخاری (۹۴، ۹۵، ۱۵۱۷، ۲۴۸۷...)

وصحیح مسلم (۲۰۲۸، ترقیم دارالسلام: ۵۲۸٦)

۳: عبداللہ بن المثنیٰ بن انس رحمہ اللہ

آپ جمہور کے نزدیک موثق راوی اور حسن الحدیث ہیں۔

آپ پر بعض کی جرح مرجوح ہے۔

صحیح بخاری میں آپ کی درج ذیل روایات موجود ہیں:

۹۴، ۹۵، ۱۰۱۰، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۲۴۸۷.....

نیز دیکھئے مفتاح صحیح البخاری (ص ۹۴)

۴: ہیثم بن جمیل الانطاکی رحمہ اللہ

آپ صحیح بخاری کے راوی اور ثقہ اہلِ حدیث تھے۔ جمہور نے آپ کی توثیق کی ہے اور آپ پر امام ابن عدی وغیرہ کی جرح مرجوح و ناقابلِ سماعت ہے، نیز آپ پر اختلاط کا

الزام باطل ہے۔

۵: ہیثم بن جمیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث درج ذیل راویوں نے بیان کی ہے:

اول: احمد بن مسعود الدمشقی المقدسی الخیاط رحمہ اللہ

آپ سے ابوعوانہ نے صحیح ابی عوانہ میں روایت بیان کی اور ضیاء المقدسی نے آپ کی حدیث کو صحیح قرار دیا، یعنی آپ حسن الحدیث ہیں۔

دوم: حسن بن عبداللہ بن منصور البالسی رحمہ اللہ

آپ سے امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں روایت بیان کی (ح ۲۹۲، ۲۴۱۱)

سوم: عمرو بن محمد الناقد رحمہ اللہ

آپ صحیحین کے راوی اور ثقہ حافظ تھے۔

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہ سند حسن لذاتہ اور حجت ہے۔

اس حدیث کے بارے میں بعض علماء کی خاص تحقیق درج ذیل ہے:

۱: ضیاء المقدسی نے المختارہ میں اسے درج کر کے صحیح قرار دیا۔

۲: حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا: "**فالحدیث قوي الإسناد**" پس (یہ) حدیث بلحاظ سند قوی ہے۔ (فتح الباری ۹/ ۵۹۵)

حافظ ہیثمی کے کلام کے لئے دیکھئے مجمع الزوائد (۴/ ۹۴ ح ۶۲۰۳)

معاصرین میں سے شیخ البانی نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا:

"**وھذا إسناد حسن ...**" اور یہ سند حسن ہے۔ (السلسلۃ الصحیحۃ ۶/ ۲۲۵ ح ۲۷۲۶)

نیز محترم حافظ ابو یحییٰ نور پوری حفظہ اللہ نے بھی اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ صاف ثابت ہے کہ اگر کسی وجہ سے ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکے تو بعد میں جب موقع ملے (مثلاً چالیس سال کے بعد بھی) عقیقہ کرنا جائز ہے اور اسے ناجائز قرار دینا غلط ہے۔

بعض علماء نے احتمال کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کی تخصیص

ہے،لیکن اس دعوے پر کوئی صریح دلیل نہیں،لہٰذا اس دعوے میں نظر ہے۔ واللہ اعلم

۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((**كل غلام مرتهن بعقيقته .**)) ہر بچہ اپنے عقیقے کی وجہ سے رہن رہتا ہے۔

(منتقی ابن الجارود: ۹۱۰ وسندہ حسن)

یاد رہے کہ ساتویں روز عقیقہ کرنے والی روایت صحیح ہے اور جس روایت میں چودہ اور اکیس دن کا ذکر ہے، وہ روایت ضعیف ہے۔ (دیکھئے میری کتاب: توضیح الاحکام ۲/۱۸۴۔۱۸۵)

لیکن اس مسئلے پر عطاء بن ابی رباح تابعی اور سلف صالحین کے آثار ثابت ہیں۔

بہتر اور مستحب یہی ہے کہ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے،لیکن فقرہ نمبر۱،فقرہ نمبر۲ (**كل غلام مرتهن بعقيقته**) اور آثارِ سلف صالحین کی رُو سے ساتویں دن کے بعد بھی عقیقہ کرنا جائز ہے۔

جب ہر بچہ عقیقے کی وجہ سے رہن رہتا ہے تو ہر رہن کو چھڑانا بھی چاہئے اور شرعی عذر وغیرہ سے رہ جانے والے انسانوں کو چاہئے کہ جب موقع ملے عقیقہ کر کے بچے کو اس رہن سے چھڑوالیں۔

ابن حزم اندلسی نے لکھا ہے:

اگر ساتویں دن عقیقے کا جانور ذبح نہ کر سکے تو اس کے بعد جب بھی اس فرض کی ادائیگی پر وہ استطاعت رکھے تو ایسا (یعنی بچے کا عقیقہ) کر لے۔ (المحلی ۶/۲۲۶)

اس قول کا کوئی بھی مخالف نہیں، بلکہ (امام احمد بن حنبل، جیسا کہ آگے آرہا ہے اور) ابن القیم وغیرہما اس کے مویدین میں سے ہیں اور اس قول کے صحیح ہونے پر (ہمارے علم کے مطابق) اجماع ہے۔ واللہ اعلم

خلاصۃ التحقیق: اگر کسی عذر کی وجہ سے ساتویں دن عقیقہ کی سنت پر عمل نہ ہو سکے تو پھر جب بھی زندگی میں موقع ملے عقیقہ کر لینا چاہئے اور یہی راجح وصواب ہے۔

(۲۸/ستمبر ۲۰۱۱ء)

فوائد:

ا: امام ابوبکر ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے فرمایا:

"حدثنا الحسين بن محمد: ثنا يزيد بن زريع عن حسين المعلم قال: سألت عطاء عن العقيقة، فقال: عن الغلام شاتان و عن الجارية شاة ، تذبح يوم السابع إن تيسر و إلا فأربع عشرة و إلا فإحدى و عشرين ."

حسین (بن ذکوان) المعلم (العوذی البصری المکتّب) سے روایت ہے کہ میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے عقیقے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہے، اگر میسر ہو تو ساتویں دن ذبح کی جائے، اور اگر نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور (اس میں بھی) اگر نہ ہو سکے تو اکیسویں دن (ذبح کی جائے۔) (کتاب العیال لابن ابی الدنیا ص ۲۸ ح ۶۱، مطبوعہ مکتبۃ القرآن للطبع والنشر والتوزیع، القاہرہ مصر، تحقیق مسعد عبدالحمید السعدنی)

اس اثر کی سند صحیح ہے اور راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

(۱) ابوعلی الحسین بن محمد بن ایوب الذارع السعدی البصری رحمہ اللہ

صدوق (تقریب التہذیب: ۱۴۸۰)

ثقة (الکاشف للذہبی: ۱۱۰۶)

انھیں حافظ ابن حبان وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

(۲) ابومعاویہ یزید بن زریع البصری رحمہ اللہ

ثقه ثبت / من رجال الستة (تقریب التہذیب: ۸۶۸۹)

(۳) الحسین بن ذکوان المعلم العوذی المکتب رحمہ اللہ

ثقه / من رجال الستة،

و أخطأ من قال : " ربما وهم "

وثقه الجمهور و جرح العقيلي وغيره فيه مردود.

(۴) عطاء بن ابی رباح القرشی المکی رحمہ اللہ

ثقة فقيه فاضل / من رجال الستة ، و أخطأ من قال:" إنه تغيّر بآخره " ولم يكن ذلك منه، و كذلك أخطأ من قال:" لكنه كثير الارسال" لأنه لا علاقة له هاهنا.

ثقہ اور جلیل القدر تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کے اس ارشاد گرامی سے معلوم ہوا کہ اگر ولادتِ مولود کے ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں اور اکیسویں دن عقیقہ کرنا جائز ہے۔

امام عطاء سے ایک روایت میں آیا ہے کہ" **و إن لم يعق عنه فكسب الغلام عق عن نفسه.** " اور اگر اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو، پھر لڑکا (خود) کمائی کرے تو وہ اپنا عقیقہ خود کرے گا۔ (العیال لابن ابی الدنیا:۷۰)

اس روایت کے راوی طریف بن عیسیٰ العنبری کی توثیق صرف حافظ ابن حبان (الثقات ۸/ ۳۲۷) منذری (الترغیب والترہیب ۳/ ۱۵۱) اور ہیثمی (مجمع الزوائد ۹/ ۱۷۳) سے ثابت ہے لیکن اس توثیق میں نظر ہے۔ واللہ اعلم

۲: امام صالح بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا:" **و كان يستحب لمن عق عن ولده أن يذبح عنه يوم السابع فإن لم يفعل ففي أربع عشرة فإن لم [يفعل] ففي احدىٰ و عشرين**" اور آپ (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) اپنی اولاد میں سے جس کا عقیقہ کرتے تو پسند کرتے کہ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے، پھر اگر ایسا نہ ہو تو چودھویں دن، اور اگر یہ (بھی) نہ ہو تو اکیسویں دن۔

(مسائل صالح بن احمد ۲/ ۲۱۰ فقرہ:۷۸۳، مطبوعہ الدار العلمیہ دہلی الہند، تحفۃ المودود ص ۴۸)

محققِ کتاب کا تحفۃ المودود کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی رجحان ہے کہ یہ قول امام احمد کا ہے۔

ابن ہانیٔ نے کہا: میں نے ابوعبداللہ (احمد بن حنبل) سے نبی ﷺ کی حدیث:((**الغلام مرتهن بعقيقته .**)) بچہ اپنے عقیقے (نہ ہونے) کی وجہ سے رہن رہتا ہے، کے بارے میں

پوچھا، اس کا معنی کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: " **نعم! سنة النبي ﷺ أن يعق عن الغلام شاتان و عن الجارية شاة ، فإذا لم يعق عنه فهو محتبس بعقيقته حتى يعق عنه .** " جی ہاں! نبی ﷺ کی یہ سنت ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کی جائے) پس اگر اس کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو تو وہ اپنے عقیقے کی وجہ سے گرفتار رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا عقیقہ کر دیا جائے۔ (مسائل ابن ہانی ۲/۱۳۰، فقرہ: ۱۷۳۶)

اس اثر سے ثابت ہوا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ مرتہن والی حدیث کی رُو سے اکیسویں تاریخ کے بعد بھی عقیقہ کرنے کے قائل تھے اور اس مسئلے میں ابن حزم کا تفرد نہیں۔

۳: امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا کہ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے (جیسا کہ احمد نے فرمایا)، اور اگر میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور یہ سب سنت ہے۔ (مسائل الامام احمد و اسحاق، روایۃ الکوسج ۲/ ۳۵۶ فقرہ: ۲۷۹۰، مطبوعہ دار الہجرۃ للنشر والتوزیع، جزیرۃ العرب یعنی سعودی عرب)

۴: حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: " **والحجة على ذلك حديث سمرة المتقدم: الغلام مرتهن بعقيقته، تذبح عنه يوم السابع و يسمى** " اور (ساتویں دن کے بعد عقیقہ کرنا) اس کی دلیل سمرہ (رضی اللہ عنہ) کی حدیث سابق دلیل ہے: بچہ اپنے عقیقے کی وجہ سے رہن رہتا ہے، ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے۔

(تحفۃ المودود باحکام المولود ص ۴۹، الفصل الثامن ، في الوقت الذي يستحب فيه العقيقة)

موسیٰ بن احمد بن موسیٰ بن سالم بن عیسیٰ بن سالم المقدسی الحجاوی الکنانی الصالحی (متوفی ۹۶۸ھ) نے لکھا ہے: " **فإن فات ففي أحد و عشرين ولا تعتبر الأسابيع بعد ذلك فيعق بعد ذلك في أي يوم أراد ولا تختص العقيقة بالصغير .** "

پھر اگر (چودھویں دن) نہ ہو سکے تو اکیسویں دن (عقیقہ کرنا چاہئے) اور اس کے بعد ہفتوں کا کوئی اعتبار نہیں، لہٰذا جس دن چاہے عقیقہ کر لے اور عقیقہ چھوٹے بچے کے ساتھ مخصوص نہیں۔ (الاقناع فی فقہ الامام احمد ۱/ ۴۱۱ شاملہ)